بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۱۲۱

عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۹۔ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۱۶۔ ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۱ھ | ۲۹۔ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰۱

قادیان ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کمر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بدستور نزلہ کی تکلیف ہے۔ البتہ بخار نسبتاً کم ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

الفضل قادیان ـــ ۱۶۔ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

...کے اغوا کے متعلق ریاست جموں کا بیان

...موں کے جس ناخوشگوار واقعہ کا ذکر ...ے گذشتہ پرچہ میں کرتے ہوئے ریاست ...توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ اب بھی وقت ...ہے کہ دُور اندیشی سے کام لیا جائے ...س کے متعلق ریاست نے ایک بیان ...شائع کیا ہے۔ جو بالفاظ ریاست ...یاست کی مہیا کردہ اطلاعات پر مبنی ہے ...ور چونکہ متعلقہ حکام کا رویہ ہی مسلمانوں ...کے لئے اضطراب اور ہیجان کا موجب ...ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کی مہیا کردہ اطلاعات کسی صورت میں بھی قابل اطمینان ...اور وجہ تسلی نہیں بن سکتیں۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ ریاست نے ابھی تک اس معاملہ کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا۔ اول تو وہ بالکل خاموشی اختیار کئے رہی۔ حالانکہ نہ صرف مسلمانان ریاست میں۔ بلکہ مسلمانان پنجاب میں بھی اس واقعہ نے ہلچل پیدا کر دی۔ اور اب جبکہ ریاست نے مہر خاموشی توڑی ہے۔ تو صرف ان "حکام" کی نمائندگی کا فرض ادا کیا ہے۔ جو اس واقعہ کے سلسلہ میں طرح طرح کے الزامات اور شبہات سے ملوث ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ ریاستی حکومت اپنے خاص ذرائع سے حالات معلوم کرتی۔ اور متعلقہ حکام کے رویہ پر کڑی نظر ڈالتی

پھر جو نتائج برآمد ہوتے۔ انہیں وضاحتاً طور پر پبلک میں پیش کرتی۔ لیکن اس نے صرف متعلقہ حکام کی مہیا کردہ اطلاعات کا مفاد پیش کرنا کافی سمجھا ہے۔ جو وُہ سراسر ناکافی، اور غیر تسلی بخش ہے۔

ریاستی بیان میں اصل واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"بعض بیانات کے مطابق چند ہندو راجپوتوں نے ایک نومسلمہ کا زبردستی اغوا کر لیا"

لیکن اس کے مقابلہ میں حکام کی مہیا کردہ اطلاعات کا یہ "مفاد" پیش کیا گیا ہے۔ کہ "فریق مخالف کا بیان ہے کہ مسماۃ مذکورہ کی شادی نام نہاد اور فرضی ہے۔ اور یہ کہ اس کی شادی چادر اندازی کے دستور کے مطابق ایک راجپوت سے ہو چکی ہے"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ چادر اندازی جبریہ اغوا کے بعد نہیں کی گئی۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس بناء پر بذریعہ عدالت اپنا حق نہ ثابت کیا گیا۔ اس طریق کو چھوڑ کر جبر وتشدد سے کام لینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ حملہ آور قانونی لحاظ سے اپنا کوئی حق ثابت کرنے کے قابل نہ تھے۔ جس کا اندازہ انہوں نے اس طرح

کیا۔ کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جبر وظلم کا شرمناک مظاہرہ کر گذرے۔ ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ریاست ان کے خلاف جلد سے جلد مؤثر کارروائی کرتی۔ مگر ہو یہ رہا ہے۔ کہ ان کی نمائندگی کی جا رہی اور اُن کا ایسا "بیان" سرکاری طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ جو اصل واقعہ کو مشتبہ کرنے والا۔ اور اصل ظلم پر پردہ ڈالنے والا ہے۔

پھر لکھا ہے۔

"حکام نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس عورت کو ایک تیسرے شخص پنڈت پریم ناتھ ممبر پرجا سبھا کی سپردگی میں دے دیا جائے۔ عورت نے اس انتظام پر رضامندی کا اظہار کیا" مطلب یہ کہ یہ سپردداری عورت مذکورہ کی رضامندی سے عمل میں آئی۔ لیکن حکام کوئی فیصلہ کر چکنے کے بعد جس طرح کسی گرفتار بلا کی رضامندی حاصل کیا کرتے ہیں۔ اسے کون نہیں جانتا۔ غیظ وغضب سے مدہوش حملہ آوروں کے پنجے سے رہائی پانے کی خاطر اگر نومسلمہ نے ایک پنڈت کی سپردگی کے "فیصلہ" پر ہاں کر دی۔ تو اسے اس کی رضامندی نہیں قرار دیا جا سکتا اس بارے میں ریاست کو یہ دیکھنا چاہیئے تھا۔ کہ جن حکام نے ایک نومسلمہ کی سپردگی کے لئے ایک ہندو کو تجویز کیا۔ اور اس بارے

میں اپنا قطعی فیصلہ بھی صادر کر دیا۔ انہوں نے کہاں تک عدل وانصاف کی روایات کو برقرار رکھا۔ اور کس قدر غیر جانبداری کا ثبوت دیا۔ اگر نومسلمہ کی بے کسی اور بے بسی کو پیش نظر رکھا جاتا۔ اور فریق مخالف کے جابرانہ رویہ کا خیال کیا جاتا۔ تو اسے لازماً کسی معزز مسلمان کی سپردگی میں دیا جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر ریاستی حکام کو یہ گوارا نہ تھا۔ تو سپردار کوئی ایسا تلاش کرتے۔ جسے مذہبی لحاظ سے نومسلمہ کے ساتھ کاوش نہ ہوتی۔ مثلاً مشن کے کسی معزز عہدہ دار کے سپرد کر دیا جاتا۔ ایک ہندو کے سپرد کرنے اور پھر یہ کہنے سے کہ نومسلمہ بھی اس پر رضامند تھی۔ سینہ زوری کا اظہار تو ہے مگر عدل وانصاف اور غیر جانبداری کا کوئی شائبہ نظر نہیں آتا۔

ریاستی اعلان میں نومسلمہ کے باپ کے متعلق یہ بات خاص طور پر بیان کی گئی ہے۔ کہ "اس نے نہ صرف اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ مجھے ہندوؤں میں کسی نے میری مرضی کے خلاف نہیں روکا" اس سے کم از کم اتنا تو ظاہر ہے۔ کہ نومسلمہ کو تمام ناجائز اور خلاف قانون ذرائع استعمال کرنے کے باوجود اسلام قبول کرنے سے انکار پر آمادہ نہیں کیا جا سکا ورنہ اس کے متعلق بھی اسی رنگ میں ذکر کر کے سارا معاملہ ختم کر دیا جاتا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پھر اعلان کے ان الفاظ سے بھی کہ "چند دنوں کے بعد مجسٹریٹ کو اطلاع دی گئی۔ کہ مسماۃ مذکور کو کسی نے نامعلوم مقام پر پہونچا دیا ہے"۔ یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتی ہے۔ ورنہ اغوا در اغوا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس قدر دیدہ دلیری پر حکام نے جو "فوری اقدامات اختیار کئے"! ان کا ذکر ریاستی اعلان میں یوں کیا گیا ہے۔ کہ "جس ڈرائیور نے اپنی کار میں عورت کو پہونچایا تھا۔ اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ نیز عورت کو جبراً منتقل کرنے کے الزام میں عصر سنگھ اور سوہن سنگھ دو راجپوتوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا"۔

مگر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ جس کی حفاظت میں حکام نے نومسلمہ کو رکھا تھا۔ اس کے متعلق کیا کارروائی کی گئی۔ اور اس کوتاہی کی اسے کیا سزا دی گئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ یا تو باقاعدہ طور پر اس کے سپرد ہی نہیں کیا گیا۔ یا ایسے آدمی کے سپرد کیا گیا۔ جس سے حسب منشا کام لیا گیا۔ اور اب اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ پھر جبراً منتقل کرنے والوں میں سے تو دو کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر جبراً اغوا کرنے والوں کا کوئی ذکر نہیں۔ کہ ان کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے۔

غرض یہ اعلان کسی صورت میں بھی مسلمانوں کے لئے تسلی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ خاص کر ایسی حالت میں جبکہ ریاست نومسلمہ کو ابھی تک برآمد نہیں کر سکی۔ جب ڈرائیور اور جبراً منتقل کرنے والے گرفتار کر لئے گئے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ نومسلمہ برآمد نہیں کی جا سکی۔ اس بارہ میں فوری اقدام سے کام لینا چاہیئے۔ اور تمام کارروائی احتیاط اور انصاف کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

جماعت بھیرہ کی عرضداشت بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے

جماعت احمدیہ بھیرہ نے ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ محلہ لوہاراں والا میں جلسہ کیا۔ حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے موجودہ حالات پر تقریر فرمائی اور جماعت کو حضور کا پیغام مندرجہ اخبار الفضل ۱۹ اگست ۱۹۴۲ء پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

جماعت احمدیہ بھیرہ اپنے امام برحق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی اپنی اور ساری دنیا کی نجات یقین کرتی ہے۔ اور حضور کے ہر ارشاد پر جان و مال و عزت قربان کر دینا عین سعادت سمجھتی ہے۔

یہ بھی پاس ہوا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں اور الفضل میں بھیجی جائے۔

(خاکسار محمد فضل الٰہی سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا: (۱) ڈاکٹر خداداد صاحب قادیان کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۲) چوہدری منیر احمد صاحب وثیس لنگے ضلع گجرات کی پھوپھی صاحبہ اڑھائی سال سے بیمار ہیں (۳) میاں دوست محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بعارضہ بخار بیمار ہیں (۴) سید بدرالدین صاحب کلکتہ کی والدہ صاحبہ کے پاؤں میں چوٹ لگنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت: خاکسار کی والدہ صاجدہ ۱۵ اگست کو وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ نے قریباً ½۱ سال ہوا بیعت کی تھی۔ اور نہایت اخلاص سے احمدیت پر قائم رہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبدالواحد سیکرٹری نشر و اشاعت منٹگمری (۲) میرے والد حکیم عطار ربی صاحب ۲۳ اگست کو فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد سعید محلہ دارالبرکات قادیان (۳) میرے بھائی ماسٹر محمد دین صاحب منشی فاضل کا رکن تعلیم الاسلام ہائی سکول کا چھوٹا بچہ داؤد احمد ۲۴ اگست کو فوت ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عبداللہ ایس۔ وی قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عقیدہ تناسخ تسلیم کرنیوالوں کی غلطی

"دنیا تو چلنے کا مقام ہے رہنے کا نہیں۔ اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے تو خوشی کا مقام نہیں۔ یہ سب آرام اور دکھ تو ختم ہونے والے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک ایسا جہان آنے والا ہے جو دائمی ہے۔ جو لوگ اس مختصر جہان میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی بیشی دیکھ کر دوسرے جنم کے گناہوں اور عملوں پر محمول کر لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ وہ یہ معلوم نہیں کرتے۔ کہ آخرت کا ایک بڑا جنم آنے والا ہے۔ اور جن کو خدا تعالےٰ نے پیدائش میں کوئی نقص عطا کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود بخود خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دکھوں میں ڈال دیا ہے۔ ان دونوں کو وہاں چلکر اس کا بدلہ ملے گا۔ یہ جہان تو تخم ریزی کا جہان ہے۔ اور ایسے موقعے حاصل کرنے کے واسطے ہے جن سے خدا راضی ہو"۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

زمانہ دگرگونہ طرح نہاد

اٹھو بیدار ہو جاؤ کہ دورِ انقلاب آیا
گنہ جب بڑھ گئے حد سے تو خالق کا عذاب آیا

زمانے کا تقارب اور قوموں میں تحارب ہے
لگی ہے آگ ہر سو "مصلحِ عالم" کجاب آیا

ورق الٹا کتابِ زندگی کا فصلِ گل دیکھی
کھلا مضمون فتنوں کا۔ ملاحم والا باب آیا

یہ کس کی سرخروئی کو ہے دریاؤں میں خوں بہتا
شفق آلود ہی مغرب کی جانب سے سحاب آیا

قیامت آ گئی۔ قائم بامر اللہ۔ کو ڈھونڈو
سوا نیزے پہ دیکھو آسماں پر آفتاب آیا

عروجِ اسلام کو جو ہونے والا تھا وہ دکھلایا
یہ تھا معراج کا مطلب جو بیداری میں خواب آیا

کسی کے حسنِ روز افزوں کا شہرہ بڑھتا جاتا ہے
گروہ عاشقانِ پاک طینت بے حساب آیا

یہ ساقی کی عنایت اور لطفِ بے نہایت ہے
جو مجھ سے کس مپرسوں تک بھی دورِ جامِ ناب آیا

نمازِ شوق ادا کرتے بصد عجز و خلوصِ دل
امام الوقت کے دربار میں خانہ خراب آیا

نظامِ ملتِ احمد میں مضمر ہر ترقی ہے
اسی میں منسلک ہونے سے مومن کامیاب آیا

اجازت ہو تو سجدہ اکملِ بے تاب بھی کر لے
سر افرازی کی خاطر۔ بندۂ عالی جناب آیا

"الفضل" بھیجنے کا نیا انتظام

ہم نے قبل ازیں احباب کی خدمت میں اخبار کے ذریعہ اطلاع دی تھی۔ کہ گاڑیوں میں شدید کمی واقع ہو جانے کے باعث اخبار کی ترسیل کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ الفضل کے احباب تک تاخیر سے پہونچنے کا یہی سبب تھا۔ گو ابھی تک مشکلات بدستور ہیں۔ مگر ہم نے اخبار کو روزانہ ۱۰-۴۰ کی گاڑی سے بھیجنے کا انتظام کر لیا ہے۔ چنانچہ امید کی جاتی ہے۔ کہ اب احباب کو اخبار کے دیر سے ملنے کی شکایت پیدا نہیں ہوگی۔ اس نئے انتظام کی وجہ سے گو ہمیں تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور اخراجات میں بھی کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن احباب کی خدمت بہر حال مقدم ہے۔ اور ان کی خاطر ہر تکلیف ہمارے لئے راحت ہے۔ ہم احباب سے بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ پُر آشوب ایام میں وہ ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائینگے اور ہمیں یہ موقعہ نہیں دیں گے۔ کہ چندہ کی ادائیگی اور وی پی کی وصولی وغیرہ امور کے متعلق پے در پے درخواستیں کرنا پڑیں۔

(خاکسار منیجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات سید وزارت حسین صاحب نائب امیر پراونشل صوبہ بہار

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

(۱۰)

دارالامان سے واپس جاکر خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم دونوں بھائیوں کو صوبہ بہار میں تبلیغ کا خوب موقعہ ملا۔ اور سلسلہ کی دیگر نوع کی خدمات بجا لانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مَیں نے ۱۹۰۵ء میں ایک کتاب مراۃ الجہاد تین سو بارہ صفحہ کی لکھی۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" کے مطبع میں چھپوا کر شائع کی۔ جو حضرت اقدس کے نام نامی واسم گرامی سے معنون ہے اور مسئلہ جہاد اور متعلقہ مضامین پر مفصل بحث ہے جس میں ضمناً پنڈت لیکھرام کے رسالہ جہاد کا بھی تحقیقی اور الزامی جواب دیا گیا ہے ؎

(۱۱)

ہمارے دادا حاجی سید عنایت حسین صاحب مرحوم ومغفور حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد صدی سیزدھم کے مرید تھے۔ اور اپنی بستی اور بن کے رئیس اعظم اور نہایت متقی پرہیزگار بزرگ تھے۔ انہوں نے میرے ہوش سنبھالنے کے بعد وفات پائی۔ پھر مجھ کو اور میرے گھرانہ کے اکثر ممبروں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق عطا ہوئی۔ اس طرح ہمارا تیرھویں اور چودھویں صدی کے مجددین سے تعلق ہوگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؎

(۱۲)

دُوسری دفعہ جب ہم لوگ قادیان پہونچے تھے۔ تو اس وقت حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند شاگردوں کے دارالامان میں موجود تھے۔ وُہ ہمارے سامنے ہی افغانستان روانہ ہُوئے۔ حضرت اقدس جب حضرت شہید کو رخصت کرنے کے لئے دُور تک گئے۔ تو دیگر خدام کے ساتھ میں بھی تھا۔ راستہ میں حضرت اقدس شہید سے باتیں کرتے جاتے تھے مگر افسوس کہ میں سُن نہ سکا۔ اور اگر کچھ سُنا بھی۔ تو اب یاد نہیں۔ سواریاں ساتھ ساتھ جا رہی تھیں۔ مگر سب لوگ پیدل تھے۔ جب بٹالہ جانے والی سڑک کے قریب ہم لوگ پہونچے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رُک گئے اور شہید موصُوف کو رخصت کرنے لگے اور غالباً یہ فرمایا۔ کہ اب آپ سوار ہو جائیں۔ مگر حضرت شہید یہ سُنتے ہی معاً حضُور کے قدموں پر روتے ہُوئے گر پڑے۔ جنہیں حضُور نے فوراً اُٹھا لیا۔ اس کے بعد دیر تک معانقہ کیا۔ اور پھر مصافحہ کے بعد انہیں سوار کرایا۔ اور پھر حضُور دارالامان واپس تشریف لے آئے۔

(۱۳)

اس دفعہ کے قیام دارالامان کا یہ واقعہ بھی مجھے یاد ہے۔ کہ ایک روز لکھنؤ سے ایک صاحب آئے۔ جو اپنے آپ کو عرب بتلاتے تھے۔ اور یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ ان کو لکھنؤ کے چند معززین نے تحقیقات کے لئے قادیان بھیجا ہے۔ نمازوں کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو حق پہونچاتے رہتے۔ ایک دن حضرت اقدس اُن کو مخاطب کرتے ہُوئے تقریر فرما رہے تھے۔ کہ اُس شخص نے نہایت شوخی کے لہجہ میں کہا۔ آپ مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ تو کرتے ہیں۔ مگر زبان تک آپ کی صاف نہیں۔ زبان رُک رُک جاتی ہے۔ جس پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کہ وُہ بھی اس وقت حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ یہ فقرہ سُنکر بے تاب ہو گئے۔ اور کوئی جُملہ بول اُٹھے جس کے الفاظ تو مجھے یاد نہیں۔ مگر مطلب یاد ہے۔ کہ کیا تم ہمیں قتل کر دینا چاہتے ہو اس وقت اُن کا چہرہ بالکل سُرخ ہو رہا تھا۔ مگر حضرت اقدس نے فوراً ہی شہید موصوف کے زانو کو اپنے دست مبارک سے مس کیا۔ اس کے بعد شہید پھر نہیں بولے۔ اور خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے ایک نہایت ہی پُر اثر تقریر فرمائی۔ اور اس ذیل میں اپنی جماعت کی تعریف کی۔ واقعی ایسے موقعہ پر اگر کوئی دُوسری مجلس ہوتی۔ تو اس میں اس قسم کی شوخی کرنے والے کی حالت زبوں کر دی جاتی۔ مگر یہ حضرت اقدس کا اثر تھا۔ کہ ساری مجلس سوائے شہید مرحُوم کے جو کہ افغانستان سے نووارد تھے۔ بالکل خاموش رہی ؎

حضُور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ لکنت پر جو اعتراض کیا گیا ہے۔ وُہ تو میری صداقت کی دلیل ہے۔ اور اس کے ثبوت میں حضور نے ایک حدیث بھی پڑھی تھی ؎

(۱۴)

جس دن ہم لوگ دارالامان سے واپس ہو رہے تھے۔ وقت تنگ تھا۔ میری بھاوج اہلیہ سید وزارت حسین صاحب رضا نے ایک پھولدار کپڑے کا ٹکڑا جس کو بہار میں مارینہ کہتے ہیں۔ دیا۔ اور کہا کہ حضرت اقدس کی خدمت میں صاحبزادہ مُبارک احمد صاحب کے لئے پیش کر آؤ۔ نماز کے بعد میں نے حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ کہ کچھ تنہائی میں عرض کرنا ہے۔ اس پر حضرت اقدس نے ساتھ چلنے کا اشارہ فرمایا۔ مسجد مُبارک سے جانب شمال جو چھوٹی سی کوٹھڑی ہے اور جس سے حضرت اقدس آیا کرتے تھے اُس کوٹھڑی میں ساتھ جاکر میں نے اپنی بھاوج کی طرف سے وُہ اُونی کپڑا صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب کے لئے پیش کیا۔ تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ "اس کی کیا ضرورت ہے" مگر جب میں نے عرض کیا۔ کہ بھابھی جان کی آرزو ہے کہ حضور قبول فرمالیں۔ تو اس پر حضُور نے قبول فرمالیا۔ اور السلام علیکم کہتے ہُوئے زنانخانہ میں داخل ہو گئے ؎

شادی کی تقریب پر لڑکی والوں کے گھر سے کھانا،

نظارت ھذا میں بعض احباب کی طرف سے یہ رپورٹ ملی ہے۔ کہ وُہ شادی کی تقریب پر لڑکی والوں کے گھر سے کھانا کھانے کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور اپنی تائید میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض افعال کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ حضور بھی لڑکی والوں کے گھر سے کھانا کھانے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور ایسی دعوتوں میں شمولیت بھی نہیں فرماتے ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت کے بعض دُوسرے احباب کا بھی ایسا خیال ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کر دیا جائے ؎ سو واضح ہے۔ کہ یہ درست نہیں۔ کہ اسلام شادی کی تقریب پر لڑکی والوں کے گھر سے کھانے کو ناجائز قرار دیتا ہو۔ اور نہ ایسی دعوتوں میں شریک ہونے سے روکتا ہے۔ اور نہ ہی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ بلکہ حضور اسے جائز قرار دیتے ہُوئے ایسی دعوتوں میں شمولیت بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی پر لڑکی والوں کی طرف سے یعنی نواب میاں عبداللہ خان صاحب کے بُلانے پر حضور نے شمولیت فرمائی۔ اور مکرم میر محمد اسحاق صاحب نے جب برات کی طرف سے تقریر فرمائی تو حضُور نے خدام کی درخواست پر لڑکی والوں کی طرف سے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں اول تو یہ فرمایا۔ کہ کسی اور حکمت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ عادت کی مجبُوری کی وجہ سے میں برات کے ساتھ نہیں آیا کرتا بلکہ لڑکی والوں کے بُلانے پر اُن کے ہاں چلا جاتا ہُوں۔ آج بھی میں میاں عبداللہ خان صاحب کے ہاں آیا ہوں۔ اس کے بعد یہ بات بیان فرماتے ہُوئے کہ شادی کے موقعہ پر لڑکی والوں کو آنے والے اصحاب کو کوئی چیز کھانے پینے کی پیش کرنی چاہیئے۔ یا نہیں۔ تقریر فرمائی۔ جس میں اول اکرام ضیف کی اہمیت بیان کی۔ اور پھر فرمایا۔ اس قسم کی باتیں حالات کے مطابق انسان کر بھی سکتا ہے۔ اور چھوڑ بھی سکتا ہے۔ اگر حالات اجازت دیں۔ تو کر لیا جائے۔ اور نہ دیں۔ تو نہ کیا جائے۔ مسئلہ کے لحاظ سے یہ بات درست نہیں۔ کہ لڑکی کے رخصتانہ کے موقعہ پر مہمانوں کو کھانے پینے کے لئے کچھ نہ پیش کرنا چاہیئے۔ ہاں حالات کے لحاظ سے اگر ایسا کرنا پڑے۔ تو کوئی حرج نہیں (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۴۲ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد واضح ہے۔ اور جماعت کے سب احباب کو اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے انسان کی قوت عملیہ پر کوئی جبر نہیں کیا

قرآن کریم کی سورہ ھود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو شاء ربك لجعل الناس امۃً واحدۃً ولا یزالون مختلفین الامن رحم ربك ولذالك خلقھم وتمت کلمۃ ربك لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔ یعنی اگر تیرا رب چاہتا تو سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ ہاں جن پر تیرے رب کا رحم ہوا وہ اس اختلاف سے بچ جائینگے۔ اور خدا نے تو ان کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے۔ تا تیرے رب کی یہ بات پوری ہو کہ میں ضرور جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا۔

اس آیت کریمہ سے وہ لوگ جو انسان کو اپنے اعمال میں مجبور قرار دیتے ہیں یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کو دوزخ میں ڈالنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ ان کو رکھتا ہی ایسے حالات میں ہے کہ وہ ایک امت نہ بن سکیں بلکہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں۔ اور دوزخ میں داخل ہونے کے قابل رہیں۔ مگر یہ استدلال درست نہیں۔ وجہ یہ کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اعمال میں آزاد نہیں رکھا۔ حالانکہ اسی رکوع میں متعدد آیات ایسی ہیں۔ جو اس مفہوم کی تردید کرتی ہیں۔ مثلاً زیر بحث آیت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل للذین لا یؤمنون اعملوا علی مکانتکم انا عاملون وانتظروا انا منتظرون۔ ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لائے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ جس طرح چاہو عمل کرو۔ ہم اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ تم بھی منتظر رہو۔ اور ہم بھی اس انتظار میں ہیں۔ کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی قوت عملیہ پر ہرگز کوئی جبر نہیں کیا۔ پھر اس رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد اتینا موسی الکتاب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربك لقضی بینھم وانھم لفی شك منہ مریب وان کلا لما لیوفینھم ربك اعمالھم انہ بما یعملون خبیر کہ ہم نے موسےٰ کو کتاب دی۔ مگر لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور اگر ایک حتمی بات تیرے رب کی طرف سے قرار نہ پا چکی ہوتی۔ تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ ان لوگوں کو قرآن کریم کی سچائی میں سخت شبہ ہے۔ جب قیامت کا دن آئیگا۔ تو تیرا رب ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ اور وہ ان کے ہر کام سے واقف و آگاہ ہے۔ ان آیات سے بھی یہ امر واضح ہے کہ تورات سے لوگوں کا اختلاف کرنا یا کفار مکہ کا قرآن کریم کی سچائی پر ایمان نہ لانا ان کا ذاتی فعل تھا۔ یعنی خدا نے تو حضرت موسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کی ہدایت کے لئے بھیج دیا تھا۔ اب ان کے لئے دونوں راستے کھلے تھے۔ یا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ان انبیاء پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھتے یا انکار کر کے اس کی ناراضگی کے مورد بن جاتے۔ انہوں نے انکار والے راستہ کو ترجیح دی۔ اور ایمان لانا پسند نہ کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے خود اپنے لئے جو راستہ مناسب سمجھا اختیار کر لیا۔ خدا نے انہیں مجبور نہیں کیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسی رکوع میں فرماتا ہے واصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین صبر کر کہ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا۔ یعنی خدا ہر نیکی کا بدلہ دے گا۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ لوگوں کو اس لئے دوزخ میں ڈال دے۔ تا اس کی یہ بات پوری ہو کہ لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔ پھر ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فالھمھا فجورھا وتقوٰھا قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ بدیوں اور نیکیوں کے تمام راستے ہم نے انسان کو بتا دیئے ہیں۔ اب یہ انسان کا اپنا اختیار ہے کہ وہ جس راستے پر چاہے چلے۔ ہاں یہ یقینی بات ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ بنا لیا وہ کامیاب ہوگیا۔ مگر جس نے اپنے آپکو بدیوں میں ملوث کر لیا۔ وہ نامراد ہوگیا۔ پس یہ بات بالکل غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور نہ اس آیت کا یہ مفہوم ہے بلکہ یہ ہے کہ لوشاء ربك لجعل الناس امۃً واحدۃً اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک راہ پر ڈال دیتا۔ مگر اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے کیوں ان سب کو ہدایت کے راستہ پر اکٹھا نہ کر دیا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر خدا جبراً سب کو ہدایت دے دیتا تو وہ انعام کے مستحق نہ رہتے۔ کیونکہ انعام ذاتی جدوجہد کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ جبر کر کے سب کو نیک بنا دیتا۔ تو اس میں ان کی کوئی ذاتی خوبی نہ رہتی۔ اور نہ وہ اعلیٰ درجہ کے روحانی انعامات کے مستحق ہو سکتے۔ پھر فرماتا ہے ولا یزالون مختلفین ہم نے ایک مکمل ہدایت نامہ تو نازل کر دیا ہے مگر لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے الا من رحم ربك ہاں جن لوگوں پر تیرے رب کا رحم ہوا وہ اس اختلاف سے بچ جائیں گے۔ اس کے بعد فرماتا ہے ولذالك خلقھم خدا نے ان کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے۔ اعمال میں جبر تسلیم کرنے والے کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے۔ تا اس کی یہ بات پوری ہو کہ لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین مگر یہ صحیح نہیں۔ ہمیں ولذالك خلقھم کی ضمیر کا مرجع معلوم کرنا چاہیئے۔ اس جگہ ضمیر کے قریب تر رحم کا ذکر ہے۔ اس لئے اصولاً اسی کی طرف ضمیر کو پھیرنا پڑے گا۔ پس ولذالك خلقھم کا مفہوم یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو رحم کے لئے ہی پیدا کیا ہے مگر وتمت کلمۃ ربك لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔ افسوس کہ بعض لوگ اپنے افعال کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے رحم کے مستحق نہیں بنتے۔ اور اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی اس بات کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ جو اس نے کہی تھی۔ کہ میں جنوں اور آدمیوں سے دوزخ کو بھر دوں گا۔ یہ بات کیا تھی جو خدا تعالیٰ نے کہی۔ یہ وہی بات تھی جس کا ایک دوسرے مقام پر ان الفاظ میں ذکر ہے کہ لاملئن جھنم منك وممن تبعك منھم اجمعین (پ ۲۳ سورۃ ص) کہ اے شیطان میں تجھے اور تیرے پیچھے چلنے والوں کو دوزخ میں ڈالونگا۔ اسی طرح فرمایا تھا فوربك لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا (سورۂ مریم پ ۱۶) ہم ضرور کفار اور ان کے سرغنوں کو اکٹھا کریں گے۔ اور انہیں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہونے کی حالت میں جہنم کے پاس لے جائیں گے۔ یہ وہ کلمہ ہے جو خدا نے کہا اور چونکہ کفار نے اپنے آپ کو اس عقوبت کا نشانہ بنا لیا۔ اس لئے خدا نے انہی الفاظ کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تو انہیں اپنے رحم کے لئے ہی پیدا کیا تھا۔ مگر وہ شیطان کے پیچھے چل پڑے۔ اور آخر میری اس بات کو پورا کرنے والے بن گئے۔ کہ میں جہنم میں ایسے ناپاک لوگوں کو ڈالونگا۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم کا مورد بنانے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ سزا دینا اس کے ذاتی ارادہ میں شامل نہیں۔ چنانچہ دیکھ لو سورۂ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کے چار صفاتی اسماء کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ چاروں جود اور کرم پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنی رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم اور مالك یوم الدین پہلی صفت ربوبیت کے مفہوم کی حامل ہے جس کے معنی پرورش کرنے کے ہیں۔ دوسری صفت رحمانیت کے مفہوم کی حامل ہے جس کے معنی بغیر استحقاق کے لوگوں کو آرام اور راحت کے سامان مہیا کرنا ہے۔ تیسری صفت رحیمیت کے مفہوم کی حامل ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان کے تقویٰ اور خداترسی پر خدا تعالیٰ ایسے اسباب مہیا فرماتا ہے۔ جو اسے آئندہ دکھ اور مصیبت سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چوتھی صفت مالکیت یوم الدین کے مفہوم کی حامل ہے جس کے معنی جزائے خیر کے ہیں۔ ان نیکیوں پر جو انسان بجا لاتا ہے۔ گویا خدا نے ان چاروں صفات میں بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت اور محبت کا ہی ذکر فرمایا ہے۔ ہاں جب کوئی شخص اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے اپنے آپکو ان صفات کے سایہ سے علیحدہ کر لیتا ہے۔ تو اس کے حق میں اسی کی شامت اعمال سے یہ صفات خیر کی بجائے شر کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ یعنی ربوبیت کا ارادہ فنا اور اعدام کے ارادہ سے بدل جاتا ہے رحمانیت کی صفت غضب اور سُخط کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے رحیمیت انتقام اور سخت گیری کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور جزائے خیر کا ارادہ سزا اور تعذیب کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ مگر بہر حال خدا تعالیٰ کی صفات میں یہ تبدیلی انسان کی اپنی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے ہوتی ہے ورنہ خدا نے ہر انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ نیکی کے رستہ پر چل کر اس کے رحم سے حصہ لے۔ سُخط اور غضب سے حصہ نہ لے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اور حضرت کرشنؑ

جماعت احمدیہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ ان تمام راستبازوں اور پاکوں کی عزت دنیا میں قائم کرے۔ جو مختلف اوقات میں مختلف دیشوں اور جاتیوں میں پرماتما کا گیان لے کر لوگوں کے سدھار کے لئے آئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک جتنے اوتار اور انبیاء علیہم السلام بھگتوں کی رکھشا کے لئے آئے۔ وہ سارے ایک مالا کے رتن تھے۔ جنہوں نے آکر خالق اور مخلوق کے درمیان ایک ایسا سیدھا مارگ تیار کیا۔ جس پر چل کر اس کے بھگت اپنے پرماتما سے جا ملے۔ انہیں رتنوں میں سے ایک رتن بھگوان کرشن تھے۔ جو کہ دواپر کے آخر میں سنسار کے سدھار کے لئے پرماتما سے پوتر گیان لے کر بھارت میں پرگٹ ہوئے

جنم اشٹمی

جس دن آپ کا جنم ہوا۔ اس دن اشٹمی تھی۔ اسی لئے ہندوؤں کا ایک بہت بڑا حصہ اس دن برت رکھتا۔ اور اچھے اچھے کپڑے پہن کر اس خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ جو کہ بھگوان کے جنم لینے پر پرماتما کے بھگتوں کو ہوئی تھی۔ اس دن ہندو اکٹھے ہو کر وچار کرتے ہیں۔ کہ بھگوان کے جیون سے ہمیں کونسی رکھشا ملتی ہے۔ نیز ان کی تعلیم پر ہم کس طرح عمل کر کے اپنے جیون کو پوتر بنا سکتے ہیں۔ چونکہ جماعت احمدیہ بھی حضرت کرشن کو خدا کا راستباز اور اوتار یقین کرتی ہے اس لئے اس شبھ اوسر پر میں بھی ان کی سکھشا تھا جیون پر اپنی شردھا سے پورن جذبات کو ارپن کرتا ہوا کچھ عرض کرتا ہوں۔

حضرت کرشنؑ کی شخصیت

بھگوان کرشن کے متعلق چار طرح کے وچار پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو ان کو پرماتما یقین کرتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ خود پرماتما انسانی جامہ میں واسدیو کے گھر پیدا ہوئے دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ دراصل حضرت کرشن کا کوئی وجود ہی نہیں تھا بلکہ وہ ایک فرضی وجود ہے۔ تیسرا گروہ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ وہ عام انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ چوتھا وچار جو جماعت احمدیہ کا ہے یہ ہے۔ کہ حضرت کرشن ان تمام پوتر اور پاک انسانوں میں سے ایک تھے۔ جن کو نبی اور رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور وہ خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ بن کر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ حضرت کرشنؑ خدا نہ تھے۔ مگر خدا نما انسان ضرور تھے آپ وہ تھے۔ کہ دواپر کے تاریک زمانہ میں آپ کے ذریعہ خدا کا نور دنیا میں ظاہر ہوا۔ غرض بنسی والا کرشن خدا کی ایک بنسری تھی۔ جس کے ذریعہ دنیا نے توحید کی سریلی آواز سنی۔ اور اپنے جیون کو پوتر بنایا۔

ایک ایشور کی پوجا

حضرت کرشن کا وہ گیان جو کہ آپ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے سامنے رکھا اس وقت من وعن محفوظ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوشش کی جائے تو مہابھارت اور گیتا میں ایسے شلوک مل سکتے ہیں۔ جن سے آپ کی تعلیم معلوم کی جا سکتی ہے۔ آپ نے جب اوتار دھارن کیا۔ تو پرماتما کی پوجا سنسار سے مٹ چکی تھی۔ خالق کو چھوڑ کر لوگ مخلوق کی پوجا کرتے تھے ان حالات میں آپ نے سنسار میں ایک پرماتما کی پوجا کی گھوشنا کی اور ارجن کو اپدیش کرتے ہوئے فرمایا۔

ایشور سب کے اندر نواس کرتا ہے۔ وہ اپنی قدرت سے ہی سارے جہان کو چلا رہا ہے۔ اے ارجن تو اسی کی سیوا میں جا۔ اور اپنے سارے خیالات کو چھوڑ۔ اگر وہ تجھ سے راضی ہوگا۔ تو اس کی رضا ایک ایسی جنت ہے جس کو پا کر انسان کبھی دکھ نہیں پاتا۔ بلکہ وہ دائمی سکھ پاتا ہے۔

(گیتا $\frac{18}{62-66}$)

ایشور کا پیارا کون ہے

ارجن کو توحید کا اپدیش کرنے کے بعد حضرت کرشن فرماتے ہیں ہے ارجن کوئی دھی جنم کی وجہ سے بڑا نہیں۔ بڑا وہی ہے جو کہ پرماتما کی اپاسنا کرتا ہے وہی میرا اسپرم بھگت ہے۔ جو کہ پرماتما کی پوجا اور اپاسنا کرتا ہے۔ چنانچہ آپ ایشور کا یہ کلام پیش کرتے ہیں۔

میرے لئے سب برابر ہیں۔ نہ میرا کوئی دشمن ہے۔ اور نہ کوئی دوست ہاں جو میری بھگتی اور پوجا کرتا ہے۔ وہی میرا پیارا بھگت ہے اور میں ان کا ہوں۔ اور وہ میرے۔

پھر فرمایا۔ میں تیرتھوں میں نہیں ملتا ہوں اور نہ بڑے بڑے پنڈتوں اور یوگیوں کے پاس ہوں۔ ہاں میرے بھگت جہاں مجھ کو پکارتے ہیں وہاں دنیا ہے۔ نارد موجود ہوتا ہوں۔

پھر فرمایا۔ پنڈت لوگ ودیا سے یکت برہمن گئو۔ ہاتھی اور کتا تھا چنڈال میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ بلکہ وہ سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس دنیا کو جیت لیا۔ کیونکہ انہوں نے پرماتما کے گن کو اپنے اندر دھارن کیا۔ یعنے جس طرح اس کا سوریہ چندرما سب کو بغیر بھید کے نفع پہنچاتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی سارے سنسار کو نفع پہنچاتا ہے۔ ($\frac{5}{19-18}$)

ایشور بھگت کی نشانی

اس کے بعد بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ جو پرماتما کا بھگت اور اس کا اپاسک ہوتا ہے۔ اس کا یہ لکھشن ہے۔ کہ وہ دکھ اور سکھ میں کبھی پرماتما کو نہیں چھوڑتا بلکہ ہر وقت وہ پرماتما کے دروازہ پر اپنی گردن جھکائے رہتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

جو اعلےٰ چیز حاصل کر کے خوش نہیں ہوتا۔ اور دکھ اور سکھ میں برابر رہتا ہے۔ اور ہر وقت خدا کے حکم کا فرمانبردار ہی آدمی سورگ کو پاتا ہے۔

پھر فرمایا۔ جو آدمی مِتر اور شترو۔ دکھ اور سکھ۔ عزت اور بے عزتی خدا کے راستہ میں ان میں سے کسی کی پروا نہیں کرتا ہے۔ ارجن وہی خدا کا پیارا ہے۔ پھر فرمایا۔ جو نندا اور تعریف کو برابر جانتا ہے۔ اور ہر حال میں راضی رہتا ہے۔ دنیا کو ایک مسافر خانہ جان کر اس میں رہتا ہے اور جانے سے پہلے آخری سفر کی تیاری کرتا ہے۔ وہی پرش میرا پیارا ہے۔ پھر فرمایا۔ جو تمام انسانوں کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے۔ سب سے مترتا رکھتا ہے۔ اور سب سے اعلےٰ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ تکبر کبھی نہیں کرتا۔ دکھ سکھ کو برابر جانتا ہے۔ اور سب پر رحم کرتا ہے۔ پرماتما کے لئے ہر ایک دکھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ وہی انسان ایشور بھگت کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

اور بھی کئی حوالے ہیں۔ جن میں کرشن جی مہاراج نے بیان فرمایا ہے کہ پرماتما کا پیارا وہی ہے۔ جو کہ اس کی پوجا کرتا ہے۔ اور اس کی پرجا کے ساتھ پریم کا برتاؤ۔ یہ وہ خلاصہ ہے حضرت کرشنؑ کی تعلیم کا۔ جو کہ آپ نے اپنے زمانہ میں اپنے بھگتوں کو دی:۔

خاکسار مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل

قرص خاص :۔ امراض مخصوصہ مردانہ کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت پچاس قرص دو روپے ۲؎
صندلین ! کمی خون خواہ کسی وجہ سے ہو۔ نیز جلدی امراض میں خون کے تصفیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ/ ۱۲ پچاس قرص ایک روپیہ (عہ)
منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدینؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر غلو کا سراسر غلط الزام

(۳)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف یہ امر منسوب کیا ہے۔ کہ آپ نے ظلی نبی کا مقام ہر ایک نبی سے بڑھ کر اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر قرار دیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتاب "القول الفصل" کے صـ۲۵ کا حوالہ دیا ہے مگر ڈاکٹر صاحب کی دیانتداری ملاحظہ ہو۔ کہ اس حوالہ کے پیش کرنے میں انہوں نے اپنے پاس سے یہ بات بنا کر منسوب کر دی ہے۔

"کہ ظلی نبی کا مقام ہر ایک نبی سے بڑھ کر اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ہے"۔

مَیں ببانگ بلند یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ القول الفصل میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ہرگز یہ بات نہیں فرمائی۔ بلکہ وہاں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام قرار دیا گیا ہے۔ مَیں ڈاکٹر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر انہیں اپنے قول کا کچھ بھی پاس ہے۔ تو وہ القول الفصل صـ۲۵ سے اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو درجہ کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر قرار دیا ہے۔ بلکہ آپ تو ایک سالانہ جلسہ کی تقریر میں صاف طور پر بیان کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو درجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر قرار دینا میرے نزدیک کفر ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حقیقۃ النبوۃ صـ۱۶۳ کے حوالہ کی بنا پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تحریر کیا ہے۔ کہ آپ نے اسجگہ لکھا ہے کہ (مسیح موعود) ظلی طور پر کمالات نبوت حاصل کر کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو گئے۔ اس میں شک نہیں کہ حقیقۃ النبوۃ صـ۱۶۳ پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قاضی محمد یوسف کے اس بیان کی تصدیق کی ہے "کہ یہ ہمارا ایمان ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ ظلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات پانے کی وجہ سے آپ اُن کے مشابہ ہو گئے۔" مگر میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ اس میں غلو کی کونسی بات ہے۔ جو شخص ظلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کمالات پانے کا مدعی ہو۔ کیا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نہیں ہوگا پھر کیا ڈاکٹر صاحب اس بات سے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات پانے کا خود دعوےٰ کیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں:-

"بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہ میرے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:- "جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بتایا۔ اور کبھی حسینؓ کی اور کبھی عباسؓ کی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا اس کے نام کا وارث، اس کے خلق کا وارث اس کے علم کا وارث۔ اس کی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھائیگا۔ اور اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ سب کچھ اس سے لیگا۔ اور اُس میں فنا ہو کر اس کے چہرہ کو دکھائیگا۔"

ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں۔ کہ جب مسیح موعود کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ آپ فرزندوں کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام۔ خلق۔ علم اور روحانیت کے وارث ہیں۔ اور تمام کمالات محمدی آپکے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔ پھر کیا یہ آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہ ہوئی۔ کیا آئینہ میں جو شکل دیکھی جائے۔ وہ اپنے اصل کے مشابہ نہیں ہوتی۔ پس جبکہ ظل و اصل میں مشابہت کا پایا جانا ایک مسلمہ اصل ہے۔ تو ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ بات غلو کیسے بن گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات پانے کی وجہ سے اُن سے مشابہ ہو گئے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے الحکم ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء کا حوالہ دے کر لکھا ہے۔ "صاف اعلان کر دیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی رکھا۔ نہیں ظلی اور بروزی نبی نہیں رکھا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے۔"

میں چونکہ سفر میں ہوں۔ اسلئے اسوقت الحکم نہیں مل سکا۔ مگر میں یہ کہتا ہوں۔ اگر بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ الحکم میں ایسا لکھا گیا۔ تو ڈاکٹر صاحب بتائیں۔ آخر اس میں کونسی بات خلاف واقعہ ہے۔ کیا خدا تعالےٰ کا الہام ماموریں اللہ کی اپنی تشریح سے مقدم نہیں ہوتا۔ کیا ڈاکٹر صاحب قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہوئے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مقدم نہیں سمجھتے پس جب وہ قرآن مجید کو احادیث نبویہ پر مقدم سمجھتے ہیں تو اگر ہم کہدیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو نبی اور رسول کا لفظ آیا ہے اسے ظلی نبی کی اصطلاح مقررکردہ مسیح موعود پر تقدیم حاصل ہے تو اس میں غلو کی کونسی بات ہے۔

ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات کو مقدم قرار دینے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات کا رد کرنا قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ جماعت احمدیہ ہرگز مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات کو رد نہیں کرتی۔ ہاں جب آپ کی تشریحی اصطلاحات کے متعلق ہم دونو فریق میں اختلاف رونما ہو گیا۔ اور ڈاکٹر صاحب کے ہوا خواہوں نے کامل ظلی نبی کو بھی غیر نبی قرار دیا۔ اور جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق ظلی نبی سے مراد یہ لی کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مقام نبوت حاصل کیا ہے اور غیر مبایعین نے ان معنوں کا انکار کیا تو ہمیں انہیں بتانا پڑتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے الہامات میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ توان الہامات کو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود قائم کردہ اصطلاحات پر تقدیم حاصل ہے۔ اس لئے ہمیں بھی خدا تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا چاہیئے اور اس کے حکم کے

اَحباب سے ضروری درخواست

الفضل مورخہ ۱۸ ر ۱۹ ر اگست میں اُن احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ ر ستمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ جو اصحاب چندہ بذریعہ محاسب بھیج چکے ہیں۔ یا ۳۱ ر اگست تک بھیجدیں گے۔ اُن کے دی۔ پی روک لئے جائیں گے احباب کو چاہیئے کہ چندہ جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمانے کی کوشش کریں۔ جو اصحاب دی۔ پی لینا نہ چاہیں۔ وہ از راہ کرم خط کے ذریعہ اطلاع دیدیں۔ یہ نہ ہو کہ اطلاع بھی نہ دیں اور دی۔ پی جانے کی صورت میں اسے واپس کر دیں۔ یہ طریق فی الحقیقت بہت نقصان دہ ہے۔ جس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ دی۔ پی یکم ستمبر تک ارسال کر دیئے جائیں گے۔

(مینیجر)

ذیابطیس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں قیمت پندرہ خوراک ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ و خدام الاحمدیہ سکندر آباد کا غیر معمولی جلسہ

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتب کے پڑھنے کے متعلق ہمیشہ تحریکیں ہوتی رہتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان بھی مقرر کئے جاتے ہیں اس بارے میں خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کا ایک جلسہ ۱۷ر جولائی کو زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم جو اتفاق سے سکندر آباد آئے ہوئے تھے ہوا۔

اس جلسہ میں خاکسار نے تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان میں شریک ہونے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ اور شیخ محمود احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بہاں اور باتیں بیان کیں۔ وہاں یہ وعدہ بھی کیا۔ کہ وہ آئندہ کسی اور موقعہ پر بتائیں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں کیوں پڑھنی چاہئیں؟ ۷ر اگست کو جب انہوں نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ تو اس میں نہایت بسط کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کے فوائد بیان کئے۔

نماز کے بعد خاکسار نے اعلان کیا۔ کہ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کا ایک فوری اور خاص جلسہ ابھی منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ جلسہ بھی مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی صدارت میں ہوا۔ خاکسار نے اس خطبہ جمعہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ اس کے بعد احباب سے خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتب پڑھنے کے متعلق اپنے اپنے تاثرات بیان کریں۔ غلام قادر صاحب مشرق نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں وہ لذت اور وہ سرور ہے کہ جب انسان اُن کو پڑھنے لگتا ہے۔ تو پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ طبیعت یہی چاہتی ہے۔ کہ انسان پڑھتا ہی چلا جائے۔ مولوی مبارک علی صاحب نے کہا۔ ہم احمدی ہونے کا دعوےٰ اُسی وقت کر سکتے ہیں۔ جب ہمیں احمدیت کے مسائل آتے ہوں۔ اور یہ مسائل اسی وقت آ سکتے ہیں۔ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔ اس کے بعد عزیزی سیٹھ یوسف احمدؐ الہ دین نے بیان کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ تبلیغ ایک جہاد ہے۔ اور یہ جہاد ہم اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا علم نہ ہو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتب کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ پھر حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے نہایت ہی والہانہ انداز میں فرمایا۔ کہ میں نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی اس کتاب نے مجھ پر کیا اثر کیا؟ یہ کہ میں جو دن رات دنیا کے دھندوں میں پھنسا رہتا تھا۔ اور ہر وقت مجھ کو روپیہ کمانے اور تجارت کرنے کی فکر رہتی تھی۔ صبح سے لیکر دوپہر تک اور دوپہر سے لے کر رات کے دس بجے تک تجارتی کاروبار میں مشغول رہتا اس کتاب نے میرے اندر ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا۔ کہ گویا مجھے بالکل بدل ڈالا میں نے تمام تجارتی کاروبار اپنے بھائیوں کے سپرد کر دیا۔ اور ہمہ تن سلسلہ کے کاموں میں مشغول ہو گیا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے مطالعہ کے طفیل مجھ میں اتنی طاقت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ میں ساری دنیا کی قوموں اور ان کے علماء کو ایک لاکھ روپے کے چیلنج دے رہا ہوں۔ مگر کسی کو جرأت نہیں کہ وہ انعام حاصل کرے۔ یہ قوت اور یہ جرأت صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے ہی پیدا ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم میں قرآن مجید کے بے بہا عرفان اور اس کے انوار و برکات سے مستفید ہونے کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ایسی قوت اور جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ انسان حیرت انگیز کام کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے طفیل میرے اندر اس قسم کا تبلیغی جوش پیدا ہو چکا ہے۔ اور میں اپنے جسم میں بجلی کی ایسی طاقت پاتا ہوں۔ کہ میں اس کو بیان ہی نہیں کر سکتا۔ خصوصاً براہین احمدیہ کے مطالعہ کا اثر جو مجھ پر ہوا وہ اپنے اندر عجیب کیفیت رکھتا ہے۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں ایک نور ہے۔ جو پڑھنے والے کے قلوب کو منور کر دیتا ہے۔ اور عرفان الٰہی سے اسے لبریز کر دیتا ہے تقریروں کے بعد طے ہوا کہ خدام الاحمدیہ یا تعلیم و تربیت کی طرف سے جن کتابوں کے امتحان مقرر ہوتے ہیں۔ اُن کے سوا اس وقت تبرکاً "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان ہو۔

اکسیر سیلان الرحم

لیکوریا۔ سفید پانی کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

ایک تازہ ترین شہادت :-

مکرم معظم زاد عنایتہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

التماس ہے۔ کہ میں نے آپکے دواخانہ سے اپنی بیوی کے لئے اکسیر سیلان منگوائی تھی اس سے نوے فیصدی فائدہ ہو گیا تھا جس کی آپ کو اطلاع دی گئی۔ اور ایک شیشی کا مزید آرڈر دیا۔ جو کہ آپ کے حسب ہدایت استعمال کی گئی۔ الحمد للہ کہ اب مکمل صحت ہو گئی ہے۔ مرض بہت پرانی تھی۔ تقریباً چھ سال سے لاحق تھی۔ لیکن آپ کی دوا اکسیر ثابت ہوئی قبل ازیں کئی ایک ادویہ مختلف حکماء و ڈاکٹر صاحبان سے لیکر استعمال کرائی گئیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو دینی و دنیاوی ترقی بخشے اور آپ پر اپنی تمام نعمتیں پوری کرے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی تمام دواؤں میں شفا رکھے تا کہ غریب و امیر یکساں فائدہ اٹھائیں۔ فقط والسلام

چوہدری علی محمد از انبالہ ۲۶/۸/۴۲

دواخانہ نور الدینؓ قادیان

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا۔ لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا۔ جگر کی خرابی ہے تو شفیاکن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری ہے یا خون کی کمی ہے۔ تو

حبوب کپساب

استعمال کریں۔ قیمت فی صد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک ورکس کے تیار کردہ

ہیٹر بجلی سے آٹھ منٹ میں ایک چائے دانی تیار کر دیتا ہے

میک لائٹ رات کے وقت مدھم روشنی کیلئے بہترین ایجاد ہے

میک ورکس قادیان

B.29

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ اگست۔ رُوسی اعلان مظہر ہے کہ روسی فوجوں نے ماسکو کے مغرب میں دشمن پر زبردست حملہ کر دیا ہے۔ اور نوے میل لمبے علاقہ میں جرمنوں کو ۳۰ میل پیچھے دھکیل دیا ہے۔ یہ حملہ رژیاز کے علاقہ میں اور کالینن کی طرف بھی کیا گیا ہے روسیوں نے ۶۱۰ بستیوں پر جن میں ۱۰ بڑے بڑے شہر بھی ہیں۔ دوبارہ قبضہ کر لیا ہے، ۴۵ ہزار جرمن مارے گئے ہیں۔ نیز انکے ۲۵۰ ٹینک اور آٹھ سو توپوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کل کلیٹسکایا اور کوٹل نیکوود کے شمال مشرق میں روسی فوجیں دشمن کا مقابلہ کرتی رہیں۔ ایک اور مقام میں بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ جو گروزنی سے ساٹھ میل اور باکو ریلوے کا اہم سٹیشن ہے۔ تیل کی پائپ لائن بھی اسی علاقہ سے گذرتی ہے سٹالن گراڈ سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر جرمن فوج کو روسیوں نے روک دیا ہے۔ اس شہر کے مرد و عورتیں سب شہر کے دفاع کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ٹینکوں کو پھانسنے کیلئے گڑھے کھودے ہیں اور قلعہ بندیاں تعمیر کر رہے ہیں سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب میں حملہ کا زور گھٹ رہا ہے۔ کاکیشیا میں لڑائی کا ڈھنگ یہ ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں ✤

واشنگٹن ۲۷ اگست۔ ایک بحری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سالومن کے جزائر میں جو لڑائی ہو رہی ہے۔ وہ امید افزا رنگ میں جاری ہے۔ اگرچہ نتائج کے بارہ میں تاحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کوڈال کنار میں جو قبضہ امریکن فوجوں نے کیا وہاں مضبوطی سے اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں سمندری لڑائی میں ۱۴ جاپانی جہازوں کو نقصان پونچایا جا چکا ہے۔ ان میں سے بعض کو آگ لگ گئی۔ کوڈل کنار کے جنوب مشرق میں بعض جزائر پر بھی امریکن فوج قبضہ کئے ہوئے ہے ✤

چنکنگ ۲۷ اگست۔ چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجیں مشرقی کیانگسی کے علاقہ میں ایک ہوائی اڈہ والے شہر کو گھیر رہی ہیں نیز نانچنگ سے سات میل جنوب مشرق کی طرف ایک اور شہر پر قابض ہو چکی ہیں ✤

قاہرہ ۲۷ اگست۔ مصر کی لڑائی تاحال مدھم ہے تاہم نیوزی لینڈ کے سپاہیوں نے العالمین کے وسطی مورچہ پر حملہ کر کے بہت سے اطالوی مار دیئے اور کئی قیدی پکڑ لائے۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کے ٹرانسپورٹ دستوں نیز فوجی جمگھٹوں پر حملے کئے۔ طبروق پر بھی بمباری کی اور بحیرہ روم میں دشمن کے بعض جہازوں پر حملے کر کے ان کو نقصان پونچایا۔ جنوبی علاقہ میں دشمن کی فوجیں لانیوالی لاریوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ ایک فوجی کیمپ پر بھی حملہ کیا گیا۔ امریکن بمباروں نے کریٹ اور یونان کے سمندروں میں دشمن کے بعض جہازوں پر کامیاب حملے کئے ✤

قاہرہ ۲۷ اگست۔ مصر کے وزیراعظم نحاس پاشا نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد بھی وہی ہے جو اتحادیوں کا اس جنگ سے ہے۔ ہم اب تک ہر طرح ان کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی کرینگے ✤

دہلی ۲۷ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ صوبہ یوپی میں کل بالعموم امن رہا۔ افسروں نے بروقت جو سخت قدم اٹھایا۔ اس سے فتنہ بہت حد تک دب گیا ہے۔ چند ایک معمولی واقعات کے سوا کوئی قابلِ ذکر بات نہیں ہوئی۔ کلکتہ میں بھی بالعموم خیریت رہی۔ صرف چند ایک معمولی واقعات پیش آئے۔ ڈھاکہ میں بھی امن و امان ہے۔ دکانیں اور بنک وغیرہ کھل رہے ہیں۔ مدراس گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وہاں بھی بعض معمولی وارداتیں ہوئیں ✤

رانچی ۲۷ اگست۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھاگلپور میں ایگریکلچرل انسٹیٹیوٹ کی عمارت کو ایک ہجوم نے آگ لگا دی۔ سلطان گنج میں گنگا ڈاک بنگلہ نذرِ آتش کر دیا گیا۔ سنا کہا ضلع مظفرپور میں فوج نے ایک ہجوم پر گولی چلائی۔ ہزاری باغ کے پاس ایک ہجوم نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر حملہ کر کے انہیں مجروح کر دیا۔ پولیس نے منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی۔ ایک ٹرین بکسر کی طرف جا رہی تھی۔ کہ ہجوم نے اسے نقصان پونچانا چاہا۔ جسے گاڑی سے دُور رکھنے کے لئے فائر کرنے پڑے۔ لاہری۔ اور سہسرام میں بندوقوں کے سب لائسنس منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ بھیا میں ایک ہجوم نے ریلوے گودام کو لوٹنے کی کوشش کی۔ اس پر گولی چلائی گئی۔ بھابہ میں ایک ہجوم نے تھانہ پر حملہ کیا۔ وہاں بھی گولی چلائی گئی۔ مظفرپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر بھی ایک ہجوم نے حملہ کر دیا۔ جسے گولی چلا کر منتشر کرنا پڑا۔ چند روز ہوئے ضلع علیگڑھ کے ایک گاؤں میں بھی کانگرسیوں نے متشددانہ رویہ اختیار کیا۔ اس وجہ سے فائر کرنے پڑے۔ کامترا اور میناپور ضلع مظفرگڑھ میں تھانے جلا دیئے گئے۔ ایک سپاہی ہلاک اور تھانیدار مجروح ہوا۔ حکومت یوپی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایک مشرقی ضلع میں پولیس اور ہجوم میں تصادم ہوا دونوں جانب سے گولیاں چلائی گئیں۔ سترہ مظاہرین ہلاک ہو گئے۔ گورکھپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بعض مقامات کے باشندوں پر ۳۰ ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے ✤

لنڈن ۲۶ اگست۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے مسٹر چرچل کو ہندوستان کے حالات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان میں کوئی ایسی سکیم نہ منظور کی جائے جس کی مسلم لیگ مخالف ہو۔ نیوز کرانیکل نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ سر کرپس کی تجاویز کو نظرانداز کر کے ہندوستان کے ساتھ سمجھوتہ کی ایک اور کوشش کرنی چاہیئے کیا یہ ممکن نہیں کہ ہندوستان کی حکومت اسی ملک کے باشندوں کو دے دیجائے ✤

بمبئی ۲۶ اگست۔ کل رات پولیس نے ایک مقام پر حملہ کر کے چھ آدمیوں کو گرفتار کیا۔ جن کے قبضہ سے بغاوت پھیلانیوالے ۱۵ ہزار اشتہار برآمد ہوئے ✤

ماسکو ۲۶ اگست۔ رُوسیوں نے اعلان کیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے محاذ پر حالت خطرناک ہو گئی ہے۔ جرمن طیاروں کے ذریعہ ٹینک بھی اتار رہے ہیں ✤

واشنگٹن ۲۶ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ رُوس کو جانیوالے اتحادی قافلوں کو بعض حالتوں میں پچاس فیصدی نقصان ہوا ہے۔ یہ ان قافلوں کا نقصان ہے جو بحر منجمد کی روسی بندرگاہوں کی طرف بھیجے گئے ✤

لاہور ۲۶ اگست۔ یکم ستمبر سے ہندوستان میں حکومت کے ایک نئے انڈین سٹینڈرڈ ٹائم کے جاری کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی شب کو بارہ بجے تمام گھڑیوں کی سوئیاں ایک گھنٹہ آگے کر دیجائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ دُوسری صبح جہاں پُرانے ٹائم کے مطابق طلوع آفتاب چھ بجکر سات منٹ پر ہونا تھا وہاں ۷ بجکر ۷ منٹ پر ہوگا۔ اسی طرح یکم ستمبر کو غروب آفتاب پرانے ٹائم کیمطابق ۶ بجکر ۵۸ منٹ پر ہونیکے ۷ بجکر ۵۸ منٹ پر ہوگا فی الحال وقت میں یہ تبدیلی عارضی ہے جو سردیوں تک رہے گی اور اس کے بعد مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائے گا ✤

لاہور ۲۶ اگست۔ دریائے راوی کے سیلاب کی وجہ سے لاہور اور گوجرانوالہ کے درمیان سڑک ٹوٹ جانے کی وجہ سے مزید نوٹس تک سڑک آمد و رفت کے لئے بند کر دی گئی ہے ✤

لنڈن ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خاں نے سائپرس میں ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کرنیکے بعد شریف حسین سابق شریف مکہ کی قبر پر فاتحہ خوانی کی اور پھول چڑھائے ✤

لنڈن ۲۷ اگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے جنوب مشرقی نیوگنی میں ملن کی کھاڑی میں ایک اور فوج اتار دی ہے یہ جگہ مورسبی کی بندرگاہ سے دو سو میل ہے۔ یہ اس لئے اتاری گئی ہے۔ کہ مورسبی تک پونچنے کے لئے پہاڑیوں کو عبور نہ کرنا پڑے۔ جزائر سالومن میں جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کی حالت تسلی بخش ہے جاپانیوں نے مان لیا ہے کہ ان کا ایک جنگی جہاز ڈوب گیا۔ اور ایک طیارہ بردار کو نقصان پونچا ✤

ماسکو ۲۷ اگست۔ رُوس کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ کے رستوں پر ٹینکوں اور طیاروں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ ماسکو کے محاذ پر رُوسیوں نے جو حملہ کیا ہے۔ اس میں ان کو اور کامیابی ہوئی ہے۔ کاکیشیا میں کراسنوڈور کے جنوب میں بھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ رُوسی طیاروں نے برلین پر چھاپہ مارا ✤

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دُور ہوتی۔ چہرہ پُررونق ہو جاتا ہے چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپکو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر ۱۵ دن کی خوراک ۱۵؍ آنے صرف

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اکسیر اٹھرا یعنی گودھری

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہے۔ جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں آغوشِ مادر سے جدا ہو جاتے ہوں انکے لئے نعمت ہے۔ فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ عـہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی